روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org
منگل 24 جنوری 2006ء 23 ذوالج 1426 ہجری 24 صلح 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 17

ماریشس اور قادیان کے بابرکت سفروں کی ایمان افروز تفصیلات

اللہ کے فضل کی بارشوں کے نزول کے نظارے ہر روز نئی شان سے دکھائی دیتے ہیں

عبادتوں کو زندہ کریں اللہ کے حضور گڑ گڑائیں اور صبر کے اعلیٰ نمونے دکھائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 20 جنوری 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20 جنوری 2006ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اپنے دورہ ماریشس اور قادیان کے سفر کے ایمان افروز حالات بیان فرمائے۔ یہ خطبہ جمعہ احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے فرمایا گزشتہ قریباً پونے دو ماہ میں یو۔کے سے باہر رہا۔ جیسا کہ آپ ایم ٹی اے پر دیکھتے اور سنتے رہے۔ یہ ماریشس اور قادیان کا سفر تھا اس دوران ان جگہوں پر جلسے منعقد ہوئے۔ 2005ء میں اللہ کے فضل سے قریباً دس ملکوں کے جلسوں میں شمولیت کی توفیق ملی۔ گزشتہ سال کا پہلا سفر سپین کا تھا۔ اور آخری سفر قادیان کا تھا۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارشیں نازل ہوتی دیکھیں۔ ہر روز جو طلوع ہوتا ہے اللہ کے فضلوں کے نظارے نئی شان سے دکھائی دیتے ہیں۔

حضور انور نے دورہ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ماریشس کا سفر دو ہفتے کا تھا۔ یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے 12-13 لاکھ آبادی ہے۔ اکثریت ہندوؤں کی ہے مسلمان 16-17 فیصد ہیں اور احمدی چند ہزار ہیں جو اخلاص و وفا سے بھرے ہوئے ہیں۔ بہت قربانی کرنے والے ہیں بیوت الذکر بنانے کی طرف ان کی بہت توجہ ہے سادہ مزاج ہیں اور قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہیں وہاں کے صدر مملکت سے ملاقات ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ ماریشس کے وقت یہ ملک کے وزیراعظم تھے انہوں نے بہت محبت و خلوص کا اظہار کیا۔ ماریشس کے نائب صدر سے بھی ملاقات اور تفصیلی گفتگو ہوئی۔ یہاں مخالفت کے باوجود جماعت ترقی کر رہی ہے۔ ماریشس کے ہوٹل میں ریسیپشن تھی۔ ملک کے نائب وزیراعظم اور معززین آئے ہوئے تھے انہیں احمدیت کی پیار و محبت کی تعلیم بتانے کی توفیق ملی۔ یہ جزیرہ دنیا کا کنارہ کہلاتا ہے یہاں کے لوگوں اور یہاں آنے والے سیاحوں کو بھی پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ بہرحال اللہ کے فضل سے ماریشس کا دورہ اور جلسہ سالانہ بہت کامیاب رہا۔ اس جماعت کے ہر فرد کو اللہ جزاء دے اور اخلاص و وفا میں بڑھائے۔

ماریشس کے دورہ کے بعد ہم دہلی پہنچے۔ یہاں جذبات کا ایک نیا رخ تھا کہ جلد ہی دار مسیح قادیان پہنچ رہے ہیں۔ دہلی میں دو تین دن قیام کیا تاریخی جگہیں تاج محل آگرہ، قطب مینار، لال قلعہ وغیرہ دیکھا۔ ان قلعوں کو حضرت مصلح موعود نے دیکھ کر تقاریر کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا جو لمبا عرصہ چلتا رہا "سیر روحانی" کے نام سے کتابی صورت میں چھپ چکا ہے ان میں حضور نے ہمیں روحانی دنیا کی سیر کروائی ہے اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے ہر احمدی کو انہیں پڑھنا یا سننا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دہلی کے سفر کے بعد بذریعہ ٹرین قادیان پہنچے۔ استقبال کے نظارے آپ نے ایم ٹی اے پر دیکھے ہیں۔ اس بستی میں پہنچ کر عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ منارۃ المسیح عجیب شان سے نظر آتا ہے۔ مزار مسیح موعود پر دعا کر کے سکون آتا ہے۔ قادیان میں ایک ماہ قیام کیا لیکن پتہ نہیں چلا کہ کس طرح گزر گیا۔ قادیان کے سفر کے حالات حال دل کی کہانی ہے جو سنائی نہیں جاسکتی جس کی یاد بے چین کر دیتی ہے اس بستی کا عجیب نشہ ہے اسے زبان سے بیان کرنا مشکل ہے۔

حضور انور نے قادیان شہر کے بارے میں بتایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ قادیان 1991ء کے بعد بہت سی نئی عمارتیں تعمیر ہوئی ہیں۔ پرائیویٹ گھر اور نئی جماعتی عمارتیں بنی ہیں شہر بہت پھیل گیا ہے۔ احمدیوں کی اکثریت میں سادگی ہے۔ درویشوں کی اولادیں اس سادگی اور سکون کو یاد رکھیں اسی طرح اس بستی میں نئے آباد ہونے والے بھی اس کے تقدس کو قائم رکھنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قادیان کی غیر مذاہب کی آبادی نے بھی مہمان نوازی کے تعلق کا حق ادا کیا۔ قادیان میں قیام کے دوران اس طرح لگتا تھا کہ پورا مہینہ جلسہ کا سماں ہے۔ گلیوں میں اس قدر رش ہوتا تھا کہ ایم ٹی اے کے کیمرے اسے صحیح طور پر نہیں دکھا سکے۔ بچوں، بوڑھوں، مردوں، عورتوں سب کے چہروں سے لگتا تھا کہ وہ کسی اور دنیا کی مخلوق ہیں۔ حد درجہ اخلاص و فدائیت اور پیار و محبت کا اظہار کرتے تھے۔ مختلف علاقوں اور قومیتوں کے لوگ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں سے جھولیاں بھرنے کیلئے باوجود غربت کے کھنچے چلے آئے تھے۔ وہاں کی کیفیت دیکھنے والے ہی محسوس کر سکتے ہیں۔ قادیان کے جلسہ پر پاکستان سے آنے والے احمدیوں سے بھی ملاقات ہوئی۔ جدائی اور احساس محرومی کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ بعض احمدیوں نے جو شرکت نہیں کر سکے انہوں نے خطوں اور شعروں میں اپنی بے بسی کا اظہار کیا ہے۔ قادیان میں لوگوں کو بیت الدعا، بیت الفکر اور بیت مبارک وغیرہ میں نفل پڑھتے اور دعائیں کرتے دیکھا اللہ کرے کہ وہ نوافل اور دعاؤں کی عادت کو زندگی کا حصہ بنالیں۔

حضور انور نے فرمایا ہوشیارپور بھی جانے کا موقع ملا۔ وہ مکان جس میں حضرت مسیح موعود کو مصلح موعود کی بشارت ملی تھی اسے جماعت خرید چکی ہے وہاں جاکر دعا کی توفیق ملی۔ جب میں قادیان پہنچا تو وہاں کے لوگوں کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہہ رہے تھے اور میری واپسی کے وقت جدائی کے غم کے آنسو تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس جدائی کے غم کو دور کرنے کیلئے ان آنسوؤں کو ہمیشہ بہنے والا بنائیں۔ اہل پاکستان اور اہل ربوہ بھی اللہ کے حضور گڑگڑائیں اور عبادتوں کو زندہ کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کامیابی اور ترقیات کی منزلیں نزدیک تر کردے۔

دانت نہ توڑے گئے

بدر کے قیدیوں میں قریش کے خطیب سہیل بن عمرو بھی تھے جو اپنے زور خطابت سے مسلمانوں کے خلاف آگ بھڑکا دیتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے رائے دی کہ ان کے دانت تڑوا دیئے جائیں تاکہ ان کا زور بیان ختم ہو جائے۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے اس سے اتفاق نہیں کیا اور فرمایا شاید اللہ تعالیٰ ان سے کوئی اچھا کام لے۔ چنانچہ وہ بعد میں مسلمان ہو گئے اور رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد انہوں نے اپنے علاقہ کو اسلام پر قائم رکھنے میں بہت اہم کردار ادا کیا۔

(اسد الغابہ جلد2صفحہ 372حالات سہیل بن عمرو حدیث نمبر)

اراکین خصوصی و اراکین مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان

(برائے سال 2006ء 1385ہش)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 1385ہش/2006ء کیلئے مندرجہ ذیل اراکین خصوصی و مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اراکین خصوصی

1۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب
2۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب
3۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
4۔ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب

اراکین مجلس عاملہ

1۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نائب صدر اول
2۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر و قائد تعلیم
3۔ مکرم منور شمیم خالد صاحب نائب صدر
4۔ مکرم راجہ منیر احمد صاحب نائب صدر صف دوم
5۔ مکرم منیر احمد بسمل صاحب قائد عمومی
6۔ مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب قائد اصلاح و ارشاد
7۔ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب قائد تربیت
8۔ مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب ایڈیشنل قائد تربیت نومبائعین
9۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب۔ قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی
10۔ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب قائد اشاعت
11۔ مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب قائد تجنید
12۔ مکرم عبدالجلیل صادق صاحب قائد ذہانت و صحت جسمانی
13۔ مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب قائد تحریک جدید
14۔ مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب قائد وقف جدید
15۔ مکرم شاہد احمد سعدی صاحب قائد ایثار
16۔ مکرم سید طاہر احمد صاحب قائد مال
17۔ مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب آڈیٹر
18۔ مکرم ظہیر احمد خان صاحب معاون صدر
19۔ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب معاون صدر
20۔ مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ ربوہ

(مرزا غلام احمد۔ صدر مجلس انصاراللہ پاکستان)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول اور فعل تصنّع اور بناوٹ سے پاک تھا۔ آپؐ کی زندگی سادگی، مسکینی اور قناعت کا حسین نمونہ تھی۔ اور اسی کی آپؐ نے اپنی امّت کو تعلیم دی

(قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے آنحضرتؐ کی سیرت طیبہ سے سادگی، مسکینی اور قناعت پسندی کا دلربا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 12/ اگست 2005ء (12 ظہور 1384 ہجری شمسی) بمقام بیت الفتوح، لندن برطانیہ

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک حسین پہلو سادگی، مسکینی اور قناعت بھی تھا۔ جس کی آپؐ نے ہمیں تعلیم بھی دی اور اپنے عمل سے مثالیں بھی قائم فرمائیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: آنحضرت ﷺ کی یہ شان ہے (سورۃ ص: 87) یعنی میں تکلف کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ آپؐ کے قول کے ساتھ ساتھ آپؐ کا ہر فعل بھی تصنع اور بناوٹ سے پاک تھا، تکلف سے پاک تھا۔ ہر عمل میں سادگی بھری ہوئی تھی۔ اور تصنع اور تکلف سے پاک زندگی کا اتنا اونچا معیار تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے یہ اعلان کروایا۔ اللہ تعالیٰ نے جو دلوں کو جانتا ہے، جس نے آپؐ کو مبعوث فرمایا، آپؐ پر شریعت اتاری، آپؐ سے یہ اعلان کروایا کہ دنیا کو بتادو کہ میں تمام تر تکلفات سے پاک ہوں۔ میری زندگی میں سادگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو دنیا کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان کو بھی استعمال کرنے کی ضرورت ہو تو استعمال تو کرتا ہوں لیکن وہی زندگی کا مقصود و مطلوب نہیں ہیں بلکہ ان کا استعمال بھی اللہ تعالیٰ کے حکم تحدیث نعمت کی وجہ سے ہی ہے۔ اور اگر مجھے کوئی چیز پسند ہے، اگر کوئی میری مرغوب چیز ہے، اگر میرا کوئی مطلوب و مقصود ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اللہ تعالیٰ کا پیار ہے۔ یہ دنیا کی چیزیں تو عارضی ٹھکانہ ہیں اور جہاں اپنے عمل سے ہمیں یہ دکھایا کہ یہ دنیاوی چیزیں میرا مقصد حیات نہیں ہیں وہاں یہ تعلیم بھی دی کہ دنیا کی آسائشیں اور نعمتیں تمہارے فائدہ کے لئے تو ہیں، ان سے فائدہ اٹھاؤ لیکن ان دنیاوی چیزوں کو ہی سب کچھ سمجھ نہ بیٹھو۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی چاہئے اور اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو سادگی اور قناعت ہی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہی چیزیں ہیں جو تمہیں خدا کا قرب دلانے کا باعث بنتی ہیں۔ لیکن اگر تم دنیا کے آرام و آسائش کی تلاش میں پڑ گئے اور اس قدر پڑ گئے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا بھی بھول گئے تو پھر آہستہ آہستہ یہی چیزیں تمہارا مطلوب و مقصود ہو جائیں گی اور مستقل طور پر اللہ تعالیٰ کی یاد آہستہ آہستہ دل سے نکل جائے گی۔ اس بارے میں قرآن کریم نے ہمیں متعدد جگہ پر نصیحت فرمائی۔ حکم دیا ہے کہ دنیا کی چیزوں کو ہی مقصود نہ سمجھو۔ جیسا کہ فرماتا ہے (۔) (طٰہٰ: 132)۔ اور اپنی آنکھیں اس عارضی متاع کی طرف نہ پسار جو ہم نے ان میں سے بعض گروہوں کو دنیاوی زندگی کی زینت کے طور پر عطا کی ہے تاکہ ہم اس میں ان کی آزمائش کریں۔ اور تیرے رب کا رزق بہت اچھا اور باقی رہنے والا ہے۔

پس فرمایا کہ اس دنیاوی رزق اور اس کے سامانوں کو سب کچھ نہ سمجھ لو۔ اور اس کو اتنی حسرت سے نہ دیکھو کہ پتہ نہیں یہ کتنی بڑی نعمت ہے۔ دنیا کی چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں یقیناً نعمت ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا اول طور پر پیش نظر رہے۔ ورنہ یہی نعمتیں اگر اللہ سے دور لے جانے والی چیزیں بن جائیں تو وہ نعمت نہیں رہتیں بلکہ لعنت بن جاتی ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ تمہیں خدا تعالیٰ کے رزق کو حاصل کرنے کی کوشش اور تلاش رہنی چاہئے۔ اور پھر آگے اس کی وضاحت بھی فرما دی کہ وہ رزق کیا ہے؟ اور یہ رزق اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا ہے اور اس کی عبادت کرنا ہے، اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ پس یہ وہ تعلیم تھی جس پر آنحضرت ﷺ نے اپنے عمل سے اعلیٰ مثالیں قائم کیں اور اس کی اپنی امت کو نصیحت فرمائی، آپؐ کی سادگی اور دنیا کی جاہ و حشمت سے نفرت کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے آخری .... نبی بنا کر مبعوث فرمایا......... لیکن اس عظیم اعزاز نے آپ میں کسی جاہ و جلال کا اظہار پیدا نہیں کیا۔ آپؐ کی زندگی میں تخت و حکومت کے اظہار نظر نہیں آتے بلکہ اس چیز نے آپؐ میں مزید مسکینی، سادگی اور قناعت پیدا کی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کا اور شریعت کا اور اس تعلیم کا جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر نازل فرمائی سب سے زیادہ فہم و ادراک آپؐ کو ہی تھا۔ اور ان حکموں پر عمل کرنے کے لئے آپؐ نے ہی اعلیٰ معیار قائم کرنے تھے، آپؐ نے ہی اسوہ قائم کرنا تھا جن پر چلنے کی .... آپؐ کے ماننے والوں نے کوشش کرنی تھی اور کرنی چاہئے۔ آپؐ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق .... یہ سمجھانے والے تھے کہ وہ تعلیم کیا ہے جس پر تم نے عمل کرنا ہے۔ ایک جگہ قرآن کریم میں اسی بات کا یوں حکم آیا ہے کہ (۔) (العنکبوت: 65) اور یہ دنیا کی زندگی غفلت اور کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں اور یقیناً آخرت کا گھر ہی اصل زندگی ہے۔ کاش کہ وہ جانتے۔

پس جس نے دوسروں کو یہ بتانا ہو، جس پر یہ تعلیم اتری ہو کہ دوسروں کو بتادو .... کہ یہ دنیا کھیل تماشا کے سوا کچھ نہیں اور آخرت کی فکر کرو۔ ان دنیاوی چیزوں کو ضرورت کے لئے استعمال تو کرو لیکن مقصود نہ بناؤ۔ سادہ زندگی اور قناعت اور خدا کو اس کے نتیجے میں یاد کرنا یقیناً فائدہ مند باتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی ہیں۔ بجائے اس کے کہ تم دنیا کی کھیل کود میں پڑ کر دنیا کے آرام و آسائش میں وقت گزار دو۔ تمہارے لئے بہتر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرو اور اس کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی گزارو۔ پس یہ تعلیم تھی جو آپؐ نے ہمیں دی اور جس نے یہ تعلیم ہمیں دی جس کا تقویٰ کا معیار بھی غیر معمولی تھا، جو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی بھی تھا۔ تو دیکھیں انہوں نے اس اُسوہ کی، ان باتوں کی خود کتنی اعلیٰ مثالیں قائم کی ہوں گی۔ آپؐ نے اپنی زندگی کے

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

ہر پہلو میں اس چیز کو مدنظر رکھا۔ گھر میں بھی مسکینی اور سادگی کے سبق گھر والوں کو دیئے اور ایسے دیئے کہ جس سے گھر کے بچے بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ آپ ﷺ کے دو لاڈلے نواسوں میں کبھی یہ احساس پیدا نہ ہوا جو کہ آپؐ کے انتہائی لاڈلے تھے کہ ہم کسی ایسی ہستی کے نواسے ہیں کہ جس کے ماننے والے اس کے وضو کے پانی کو بھی ضائع نہیں ہونے دیتے اس لئے ہم بھی ان لوگوں کے سامنے شہزادوں کی طرح رہیں۔ آپ نے اپنے عمل سے اپنے بچوں میں بھی یہ بات راسخ کر دی کہ تمہاری زندگی میں سادگی اور مسکینی رہے گی تو اسی میں تمہاری بڑائی ہے۔

چنانچہ روایت میں آتا ہے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم سے بعض لوگ جب محبت کا غیر ضروری حد تک اظہار کرتے تھے تو ہم کہا کرتے تھے کہ ہم سے بے شک محبت کرو مگر محض اسلامی محبت۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مجھے میرے حق سے زیادہ بڑھا چڑھا کر نہ پیش کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بندہ پہلے بنایا اور رسول بعد میں۔

(مجمع الزوائد۔ کتاب علامات النبوۃ باب فی حسن خلقہ وحیاۂ وحسن معاشرۃ جلد 9 صفحہ 21)

پس یہ تھی وہ تربیت جو آپؐ نے اپنے عمل سے اپنے گھر والوں کی بھی کی۔ اپنے عمل سے یہ سمجھا دیا کہ میں اللہ کا ایک عاجز بندہ ہوں اور اس بندگی کے اعلیٰ معیار نے ہی مجھے یہ قرب کا مقام عطا فرمایا ہے کہ تم لوگ بھی اس عاجزی، مسکینی اور سادگی کو اپنائے رکھو تو تمہیں بھی اللہ تعالیٰ قرب کے راستے دکھاتا رہے گا۔

ایک جگہ آپؐ نے فرمایا کہ میں نسل آدم کا سردار ہوں لیکن یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس بات کا ذکر فرمایا ہے (جو پہلے حدیث بیان کی گئی ہے) کہ میں اللہ کا بندہ پہلے ہوں، اس کا ایک اور روایت میں یوں ذکر ملتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری تعریف و تعظیم میں اس طرح مبالغہ نہ کرنا جس طرح نصاریٰ نے ابن مریم کے حق میں کیا۔ میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں۔ اس لئے (۔) مجھے اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہنا۔

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء۔ باب قول اللہ واذکر فی الکتب مریم)

آپ کی یہ عاجزی اور سادگی ہی تھی جس کی وجہ سے ناواقف نئے آنے والے لوگ جب آتے تھے اور آپؐ مجلس میں بیٹھے ہوتے تھے تو پہچان نہیں سکتے تھے کیونکہ سادہ اور بے تکلف مجلس ہوا کرتی تھی اور نیا آنے والا شناخت نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ ایسی ہی ایک مجلس کا روایت میں یوں ذکر آتا ہے کہ جب آنحضور ﷺ شروع میں ہجرت فرما کر مدینہ پہنچے تو وہ دوپہر کا وقت تھا۔ دھوپ شدت کی تھی۔ آنحضور ﷺ ایک درخت کے سائے میں تشریف فرما ہوئے۔ لوگ جوق در جوق آنے لگے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے جو آپؐ کے ہم عمر ہی تھے۔ اہل مدینہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے اکثر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے قبل نہ دیکھا تھا۔ لوگ آپ کی طرف آنے لگے۔ حضرت ابوبکرؓ کی وجہ سے آپ کو نہ پہچانتے تھے۔ آپ اس قدر سادگی اور عاجزی کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ سب لوگ ابوبکر کو رسول اللہ سمجھنے لگے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ محسوس کیا تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی چادر سے سایہ کرنے لگے جس سے لوگوں نے جان لیا کہ رسول اللہ ﷺ کون ہیں۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ باب منازل رسول اللہ ﷺ بالمدینۃ)

پھر ایک اور روایت میں آتا ہے کہ شریک بن عبداللہ بن ابونمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک بار ہم مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار آیا اور اونٹ کو مسجد میں بٹھا کر باندھ دیا۔ پھر پوچھنے لگا تم میں سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگوں میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ ہم نے کہا یہ گورے رنگ کے شخص جو تکیہ لگائے بیٹھے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تب وہ شخص آنحضرت ﷺ سے کہنے لگا: کیا آپ عبدالمطلب کے بیٹے ہیں؟ آپ نے اس سے کہا ہاں میں ہی ہوں۔ وہ کہنے لگا (آگے پھر سوال شروع ہو گئے) کہ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں اور سختی سے پوچھوں گا کہ آپ اپنے دل میں برا نہ مانئے گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس طرح جی چاہے پوچھو۔ تب اس نے کہا، آپ کی سادگی کا ذکر ہو چکا ہے، آپ کے سوال و جواب کا ذکر بھی کر دیتا ہوں کہ آپ کو آپ کے ربّ اور اگلے لوگوں کے ربّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو سب لوگوں کی طرف بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم! پھر کہنے لگا میں آپ کو قسم دیتا ہوں، کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ رات اور دن میں پانچ نمازیں پڑھیں؟ حضورؐ نے فرمایا ہاں۔ پھر اس نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ سال بھر میں اس مہینے یعنی رمضان میں روزے رکھو؟ آپؐ نے فرمایا اللہ کی قسم ہاں۔ پھر کہنے لگا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم میں سے جو مالدار لوگ ہیں ان سے زکوٰۃ لے کر ہمارے محتاجوں میں بانٹ دو؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم ایسے ہی ہے۔ وہ شخص کہنے لگا آپ جو تعلیم لے کر آئے ہیں میں اس پر ایمان لایا اور میں اپنی قوم کے لوگوں کا جو یہاں نہیں آئے ہوئے بھیجا ہوا نمائندہ ہوں۔ میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے اور میں بنو سعد بن بکر کا بھائی ہوں۔ (بخاری کتاب العلم باب القراءۃ والعرض علی المحدث)

پھر آپؐ کا صحابہؓ کے ساتھ بے تکلف اور سادہ ماحول کا ایک اور روایت میں بھی ذکر ملتا ہے۔ روایات تو کئی ہیں۔ میں ایک اور روایت بیان کرتا ہوں جس سے آپؐ کی بے تکلفی اور سادگی کا وصف مزید نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے۔ آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ سفر میں تھے، راستہ میں کھانا تیار کرنے کا وقت آیا تو ہر ایک نے اپنے اپنے ذمہ کچھ کام لئے۔ کسی نے بکری ذبح کرنے کا کام لیا، کسی نے کھال اتارنے کا، کسی نے کھانا پکانے کا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنگل سے لکڑیاں لے کر آؤں گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم کافی ہیں، ہم لے آتے ہیں۔ آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا: میں جانتا ہوں لیکن میں یہ امتیاز پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو ناپسند کرتا ہے جو اپنے ساتھیوں میں امتیازی شان کے ساتھ رہنا پسند کرتا ہو۔

(شرح المواھب اللدنیہ للزرقانی۔ الجزء 4 صفحہ 265 مطبع الازہر مصر 1328 ہجری)

یہ سادگی اور بے نفسی کے اظہار کسی دکھاوے کے لئے نہ تھے بلکہ بے اختیار تھے اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے تھے، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی جو تعلیم تھی اس میں عمل دکھانے کے لئے تھے۔ پھر جس طرح پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ صحابہؓ کے ساتھ عام کام سرانجام دیا کرتے تھے اسی طرح جنگ احزاب کے موقع پر ایک عام آدمی کی طرح، ایک عام سپاہی کی طرح آپؐ نے کام کیا جس کا روایت میں یوں ذکر آتا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ احزاب میں خندق کھودنے کے دوران ایک جگہ سے دوسری جگہ مٹی لے جاتے ہوئے دیکھا اور مٹی نے آپؐ کی پیٹ کی سفیدی کو ڈھانپ لیا تھا۔ یعنی کام کر کر کے مٹی بھی گر رہی ہو گی تو مسلمانوں کی تعداد کم تھی ایک ایک آدمی کی بڑی اہمیت تھی، کام کی زیادتی بھی تھی ایک تو یہ کہ آپؐ کی طبیعت میں یہ تھا کہ عام مسلمانوں کی طرح میں بھی ہر کام میں حصہ لوں۔ دوسرے اس وقت میں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ آپ پیچھے رہتے کہ صرف نگرانی کریں۔ بلکہ آپؐ نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر یہ سارے کام سرانجام دیئے۔

پھر سادہ زندگی اور قناعت کی طرف اپنے بچوں کو بھی توجہ دلاتے رہتے تھے۔ ایک تو پہلے اس امر پہ ایک حدیث بیان کی گئی کہ کس طرح اس کا بچوں پہ اثر ہوا۔ ایک اس حدیث میں آپؐ نے براہ

راست نصیحت فرمائی اور نصیحت بھی اپنی انتہائی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہؓ کو فرمائی۔ اس کا روایت میں یوں ذکر آتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھوں میں تکلیف ہوگئی اور ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضورؐ کے پاس گئیں لیکن آپؐ کو وہاں نہ پایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملیں اور آنے کی وجہ بتائی۔ جب حضورؐ باہر سے تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کا ذکر کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر آئے، رات کا وقت تھا، کہتے ہیں کہ ہم بستروں پر لیٹ چکے تھے تو حضورؐ کے تشریف لانے پر ہم اٹھنے لگے تو آپؐ نے فرمایا نہیں لیٹے رہو۔ پھر آپؐ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے۔ کہتے ہیں کہ یہاں تک کہ حضورؐ کے قدموں کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے سوال سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ جب تم بستروں پر لیٹنے لگو تو 34 دفعہ اللہ اکبر کہو، 33 بار سبحان اللہ اور 33 بار الحمدللہ کہو۔ یہ تمہارے لئے نوکر سے بہتر ہے، ملازمین رکھنے سے بہتر ہے۔

(مسلم کتاب الذکر باب التسبیح اول النہار وعند النوم)

آپؐ نے اپنی لاڈلی بیٹی کے ہاتھ کے زخموں کو دیکھ کر باپ کی شفقت اور پیار سے مغلوب ہو کر ان کی اس وقت کی وہ ضرورت پوری نہیں کی۔ بلکہ اس حکم پر عمل کرتے ہوئے کہ یہ دنیا کی چیزیں عارضی فائدے کی چیزیں ہیں اور تم جس کا میرے ساتھ خونی رشتہ بھی ہے اس وجہ سے سب سے زیادہ قرب کا رشتہ بھی ہے، روحانی رشتہ بھی ہے خونی رشتہ بھی ہے تو تمہاری بھلائی کے لئے یہ میں کہتا ہوں کہ ان دنیاوی آسائشوں پر نظر نہ رکھو بلکہ سادگی اور قناعت کو اختیار کرو۔ تمہارے ہاتھوں کے یہ زخم اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں۔ اللہ کے فضلوں کو مزید سمیٹنے کے لئے اس طرح سادہ زندگی بسر کرو، اپنے کام کو ہاتھ سے کرو اور اس کے ساتھ ساتھ تکبیر، تسبیح اور تحمید جو بتائی ہے وہ کرو۔ یہ زیادہ بہتر ہے اور اللہ کا قرب دلانے والی چیز ہے اُس کی نسبت جس کا تم مطالبہ کر رہی ہو یعنی ایک غلام کا۔ ویسے بھی اس وقت اور بھی ضرورت مند تھے ان کو شائد ان سہولتوں ان غلاموں کی زیادہ ضرورت ہو۔ آپ ہر قسم کے اسوہ کی مثالیں اپنی ذات اور اپنے گھر سے قائم کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے آپؐ نے فرمایا کہ یہ چیزیں اپنے لئے نہ لو بلکہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور عبادت کی طرف تمہیں نظر رکھنی چاہئے۔ اور وہی دنیا و آخرت میں تمہارا بہترین سرمایہ ہوگی۔

اور حضرت فاطمہؓ کے ضمن میں اسی سادگی کی مثال ایک اور دے دوں کہ جب حضرت فاطمہؓ کی شادی ہوئی ہے انتہائی سادہ شادی تھی۔ جہیز میں آپؐ نے جو چیزیں حضرت فاطمہؓ کو دیں ان میں ایک ریشمی چادر تھی اور ایک چمڑے کا گدیلا تھا جس میں کھجور کے پتے یا ریشے بھرے ہوئے تھے۔ آٹا پیسنے کی ایک چکی تھی، ایک مشکیزہ تھا اور دو گھڑے تھے۔ کُل یہ جہیز تھا جو آپؐ نے دیا۔ اور اس طرح سادگی کی اعلیٰ مثال قائم کی، ان کو بھی بتایا کہ سادہ رہو اور قناعت کرنے کی عادت ڈالو۔

آنحضرت ﷺ کے گھر کے اندر سادہ ماحول کا نقشہ ایک حدیث کی روشنی میں حضرت مسیح موعود نے یوں بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمتع دنیاوی کا یہ حال تھا" یعنی دنیاوی چیزوں اور مال کا "کہ ایک بار حضرت عمرؓ آپؐ سے ملنے گئے، ایک لڑکا بھیج کر اجازت چاہی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ جب حضرت عمرؓ اندر آئے تو آپؐ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ مکان سب خالی پڑا ہے اور کوئی زینت کا سامان اس میں نہیں ہے۔ ایک کھونٹی پر تلوار لٹک رہی ہے یا وہ چٹائی ہے جس پر آپؐ لیٹے ہوئے تھے اور جس کے نشان اسی طرح آپؐ کی پشت مبارک پر بنے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ ان کو دیکھ کر رو پڑے۔ آپؐ نے پوچھا: اے عمر! تجھ کو کس چیز نے رُلایا؟۔ (حضرت) عمرؓ نے عرض کی کہ کسریٰ اور قیصر تو تنعّم کے اسباب رکھیں" یعنی ان کے پاس ہر قسم کی چیزیں اور نعمتیں موجود ہیں "اور آپ جو خدا تعالیٰ کے رسول اور دو جہان کے بادشاہ ہیں اس حال میں رہیں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! مجھے دنیا سے کیا غرض؟ مَیں تو اس مسافر کی طرح گزارہ کرتا ہوں جو اونٹ پر سوار منزل مقصود کو جاتا ہو۔ ریگستان کا راستہ ہو اور گرمی کی شدت کی وجہ سے کوئی درخت دیکھ کر اس کے سایہ میں ستا لے اور جونہی کہ ذرا پسینہ خشک ہوا ہو وہ چل پڑے"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 51 جدید ایڈیشن)

تو یہ ہے نقشہ جو حضرت مسیح موعود نے اس حدیث کا بیان فرمایا ہے۔ اور فرمایا کہ نبی اور رسول جو ہیں وہ آخرت کو ہی ہمیشہ مدنظر رکھتے ہیں۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آپؐ کی اس حالت کو دیکھ کر صحابہؓ نے کہا کہ ہم آپؐ کے لئے گدیلا بنا دیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے دنیا سے کیا غرض۔ بعض روایات میں گدیلے کے استعمال کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اس لئے غلط فہمی نہ ہو جائے کہ گدیلا کبھی استعمال نہیں کیا لیکن وہ گدیلا بھی اتنا سخت اور کھجور کے پتوں یا اس کے ریشے کا ہوتا تھا کہ وہ چٹائی کی طرح ہی جسم پہ نشان ڈال دیا کرتا تھا۔ آپ کا اصل مقصد تو یہی تھا کہ دنیاوی چیزیں مجھے اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں۔ اس لئے آپ زیادہ آسائش اور سہولت والی چیزیں زیادہ استعمال نہیں کرتے تھے۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے اس کھجور کے پتوں کے گدیلے پر ایک چادر چار تہیں کر کے بچھا دی۔ اس دن آپ تہجد کے لئے نہ اٹھ سکے تو آپ نے پوچھا آج بستر کچھ بدلا ہوا ہے، کیا وجہ ہے؟ تو حضرت عائشہؓ نے عرض کی کہ ہاں ایک چادر کی چار تہیں کر کے بچھا دی تھی تا کہ کھجور کے پتے آپ کو نہ چبھیں، جو ریشہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس کو اٹھا دو اس وجہ سے آج مجھے دیر سے جاگ آئی ہے اور مَیں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میرا کوئی دم اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو۔

ایک دفعہ آپؐ کے لئے ایک لباس آیا جس پر عمدہ نقش و نگار تھے، اچھا پرنٹ تھا۔ آپ نے اس پر غور نہیں کیا اور اسی طرح سادگی میں پہنا اور نماز کے لئے چلے گئے۔ نماز پڑھنے کے دوران آپ کی نظر اس پر پڑی تو نماز پڑھ کر جب گھر تشریف لائے تو اس کو اتار دیا اور حضرت عائشہؓ سے فرمایا یہ لباس فلاں کو بھیج دو اور میرے لئے تو سادہ کپڑے کا لباس مہیا کرو۔ مَیں ایسا لباس نہیں پہن سکتا جو مجھے اللہ کی یاد سے غافل کرے۔

اس لئے جو لوگ نماز کے دوران اپنے لباس کی فکر میں رہتے ہیں ان کے لئے بھی اس میں اُسوہ ہے، نمونہ ہے کہ ایسا لباس پہننا ہی نہیں چاہئے جو نماز سے توجہ ہٹائے اور بجائے نماز کی طرف توجہ کے لباس کی طرف توجہ رہے۔

پھر سادگی کی ایک اور مثال، اگر کوئی غریب آدمی بھی آپ کو دعوت پر بلاتا تو آپ ضرور جاتے اور غریب کے تحفے کی بھی قدر کرتے۔ چنانچہ آپؐ فرمایا کرتے تھے، ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر مجھے بکری کے پائے کی دعوت پر بھی بلایا جائے تو میں دعوت پر جاؤں گا۔ اور اگر مجھے بکری کا پایہ کوئی تحفہ میں دیا جائے تو مَیں اسے قبول کروں گا۔ (بخاری کتاب النکاح باب من اجاب الی کراع)

یہ بات آپؐ کی غریبوں اور مسکینوں سے محبت کا بھی اظہار کرتی ہے اور یہ محبت اس لئے بھی تھی کہ خدا تعالیٰ بھی غریبوں اور مسکینوں سے محبت کرتا ہے۔ اس لئے آپؐ یہ دعا بھی کیا کرتے تھے کہ مجھے بھی یہ مسکینی کی حالت نصیب ہو۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ:

اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مجھے مسکینی کی حالت میں وفات دینا اور قیامت کے دن مساکین کے گروہ میں سے مجھے اٹھانا۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسی دعا کیوں کرتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا کیونکہ مساکین امیر لوگوں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔ اس لئے اے عائشہ! تو مسکین کو نہ دھتکار خواہ تجھے کھجور کا ٹکڑہ ہی دینا پڑے۔ اور مساکین سے محبت رکھ اور انہیں اپنے قریب رکھ، اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں تجھے قیامت کے روز اپنا قرب عطا فرمائے گا۔

(سنن الترمذی کتاب الزھد عن رسول اللہ۔ باب ماجاء عن فقراء المھاجرین)

پس جہاں اپنے عمل سے مسکینوں سے محبت کے آپؐ نے اعلیٰ معیار آپؐ نے قائم فرمائے، اُمّت کو بھی یہ نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے ضروری ہے کہ تم مساکین سے بھی محبت رکھو، غریب کا بھی خیال رکھو۔

ایک اور روایت میں آتا ہے حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفٰی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے ذکر کرتے اور لغو سے بچتے تھے۔ نماز نسبتاً لمبی پڑھاتے تھے اور خطبہ چھوٹا دیتے اور تکبر نہ کرتے اور بیوگان اور مساکین کے ساتھ چل کر ان کی حاجات کو پورا کرنے میں عار محسوس نہ کرتے۔ (سنن الدارمی۔ مقدمہ۔ باب فی تواضع رسول اللہ ﷺ)

پھر اس کمزور اور غریب طبقے کے اللہ کے نزدیک مقام کے بارے میں آپؐ ایک جگہ فرماتے ہیں۔ حضرت حارثہؓ بن وہب روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کیا مَیں تمہیں جنت والوں کی اطلاع نہ دوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہر کمزور قرار دیئے جانے والا اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی لاج رکھتا ہے۔ یعنی اس کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے۔ پھر فرمایا کہ کیا مَیں تم کو آگ والوں کی خبر نہ دوں۔ صحابہؓ نے عرض کی کیوں نہیں؟ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سرکش، درشت مزاج، متکبر، آگ والا ہے۔

(مسلم کتاب الجنۃ ونعیمھا باب 46 حدیث 7187)

پس جیسا کہ آپؐ نے یہ خوشخبری دی ہے جنت تلاش کرنی ہے تو کمزوروں اور غریبوں میں تلاش کرو۔ ایک اور روایت میں انہیں غریبوں اور مسکینوں کے بارے میں اپنے صحابہ کو نصیحت کرتے ہوئے یہ فرمایا۔ حضرت ابوعباسؓ سہل بن سعد ساعدی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا۔ آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھنے والوں سے فرمایا اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ اُس نے کہا یہ معزز لوگوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم یہ اس قابل ہے کہ اگر یہ کہیں نکاح کا پیغام دے تو اس کا نکاح کر دیا جائے۔ اور اگر یہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے۔ اس کی بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ پھر ایک اور شخص کا گزر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو کہا اس آدمی کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ غریب مسلمانوں میں سے ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہے کہ اگر یہ نکاح کا پیغام دے تو اس کا نکاح نہ کیا جائے اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر کوئی بات کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک فقیر، دنیا دار لوگوں سے بھری دنیا سے بھی زیادہ بہتر ہے۔

(ریاض الصالحین باب فضل ضعفۃ المسلمین)

ایک فقیر مسکین نیک مسلمان کو آپ نے کئی دنیاداروں کے مقابلے پر ترجیح دی۔ اس لئے کہ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے ایک فقیر اور مسکین اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

"اگر اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دل کے پاس تلاش کرو۔ اسی لئے پیغمبروں نے مسکینی کا جامہ ہی پہن لیا تھا۔ اسی طرح چاہئے کہ بڑی قوم کے لوگ چھوٹی قوم کو ہنسی نہ کریں۔ اور نہ کوئی یہ کہے کہ میرا خاندان بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے پاس جو آؤ گے تو یہ سوال نہ کروں گا کہ تمہاری قوم کیا ہے؟ بلکہ سوال یہ ہوگا کہ تمہارا عمل کیا ہے۔ اسی طرح پیغمبر خدا نے فرمایا ہے اپنی بیٹی سے کہ اے فاطمہ! خدا تعالیٰ ذات کو نہیں پوچھے گا۔ اگر تم کوئی برا کام کرو گی تو خدا تعالیٰ تم سے اس بات سے درگزر نہ کرے گا کہ تم رسول کی بیٹی ہو۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 370 جدید ایڈیشن)

پھر آپ کی جو خوراک تھی کتنی سادہ اور معمولی ہوا کرتی تھی اس کا ذکر روایات میں ملتا ہے۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ بھانجے ہم دیکھتے رہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں دو دو ماہ تک آگ نہیں جلائی جاتی تھی۔ اس پر میں نے پوچھا خالہ! پھر آپ لوگ زندہ کس چیز پر تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم کھجوریں کھاتے اور پانی پیتے تھے۔ سوائے اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسائے انصاری تھے ان کے دودھ دینے والے جانور تھے وہ رسول اللہ کو ان کا دودھ تحفۃً بھیجتے تھے جو آپؐ ہمیں پلا دیتے تھے۔

(بخاری کتاب الھبۃ وفضلھا والتحریض علیھا باب فضل الھبۃ)

پھر آپ کی سادہ خوراک کے بارے میں روایت آتی ہے۔ سہل بن سعدؓ سے روایت ہے ان سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی چھنے ہوئے آٹے کی چپاتی کھائی ہے؟ سہلؓ نے جواب دیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تا دم آخر کبھی چھنے ہوئے آٹے کی چپاتی نہیں دیکھی۔ اس پر مَیں نے پوچھا کیا تمہارے پاس آنحضرتؐ کے زمانہ میں چھلنیاں نہیں ہوا کرتی تھیں۔ انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے اپنی بعثت سے لے کر وفات تک چھلنی نہیں دیکھی۔ ابو حازم کہتے ہیں مَیں نے سہل سے پوچھا آپ بغیر چھانے کے جَو کا آٹا کس طرح کھاتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کوٹنے کے بعد اسے پھونکیں مار لیتے اور اس طرح جو اڑنا ہوتا وہ اڑ جاتا اور باقی کو ہم بھگو کر کھا لیتے۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب ما کان النبی ﷺ واصحابہ یاکلون)

ایک روایت اور بھی ہے اس میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک خادمہ (کسی دوسرے ملک سے آئی تھی لونڈی) آٹا چھان رہی تھی تو آپ نے اسے فرمایا کہ یہ کیا کر رہی ہو؟ اس نے کہا آٹا چھان رہی ہوں، ہمارے ملک میں تو اس طرح چھانا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں اس کو بیچ میں ملا دو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے علم میں نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی طشتریوں میں کھانا کھایا ہو اور نہ ہی آپ کے لئے کبھی چپاتیاں پکائی گئی ہیں، روٹی پکائی گئی اور نہ کبھی آپ نے تپائی (چھوٹی میز سامنے رکھ کر اونچی چیز پر) لگا ہوا کھانا باقاعدہ کھایا ہو۔ تو قتادہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس پر کھانا کھایا کرتے تھے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ دسترخوان پہ۔ یعنی زمین پہ کپڑا بچھا لیتے تھے۔ اور اس پہ بیٹھ کے کھانا کھایا کرتے تھے۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب الخبز المرقق والاکل علی الخوان والسفرۃ)

باوجود اس کے کہ آپ ایک طرح سے حکومت کے سربراہ بھی تھے، آپؐ حکومتی معاملات کسی دربار یا تخت پر بیٹھ کر نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ مسجد نبویؐ ہی آپؐ کا تخت و دربار تھا۔ یا سفر پر ہوتے تو جو بھی جگہ میسر آ جاتی وہیں دربار لگ جاتا۔ لیکن اس کے باوجود اس دربار کا رعب لوگوں کے دلوں پر دنیاوی بادشاہوں کے درباروں سے زیادہ ہوتا تھا۔

چنانچہ ایک روایت میں ذکر آتا ہے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جب آپؐ سے بات کرنے لگا تو وہ کانپنے لگ گیا۔ اس پر

آپؐ نے اس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تسلی رکھو میں کوئی بادشاہ تو نہیں ۔ میں تو ایک ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کھایا کرتی تھی ۔ (سنن ابن ماجه كتاب الاطعمة باب القديد)

یہ خداداد رعب کسی تخت وتاج کو نہیں چاہتا تھا بلکہ سادگی اور عاجزی میں ہی اس کا حسن تھا۔

اس حدیث کو بیان کرنے سے پہلے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:

''متکبر خداتعالیٰ کے تخت پر بیٹھنا چاہتا ہے۔ پس اس قبیح خصلت سے ہمیشہ پناہ مانگو۔ خداتعالیٰ کے تمام وعدے بھی خواہ تمہارے ساتھ ہوں مگر تم تب بھی فروتنی کرو کیونکہ فروتنی کرنے والا ہی خداتعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابیاں اگرچہ ایسی تھیں کہ تمام انبیائے سابقین میں اس کی نظیر نہیں ملتی، مگر آپؐ کو خداتعالیٰ نے جیسی جیسی کامیابیاں عطا کیں، آپؐ اتنی ہی فروتنی اختیار کرتے گئے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 548 جدید ایڈیشن)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اتنی سادہ تھی اور ماحول اس قدر گھلا ملا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ہر کوئی آ سکتا تھا، ہر کوئی اپنی ضرورت پوری کروا سکتا تھا۔ جو بھی ان کی ڈیمانڈ ہوتی تھی پوری کرنے کے لئے لوگ آ جایا کرتے تھے۔ چاہے وہ معمولی سی کوئی لونڈی ہو۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ کی لونڈیوں میں سے کوئی لونڈی اپنے کام کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی لے جاتی اور آپؐ انکار نہ فرماتے اور اس کا کام کرتے۔

(ریاض الصالحین باب التواضع ۔ واخفض الجناح للمومنین)

یہ بے تکلف اور سادہ ماحول تھا جو کسی سے چھپا ہوا نہیں تھا اور آپ کی یہ سادگی اور قناعت ایسی تھی جس کا اثر غیروں پر بھی تھا اور اس زمانے میں بھی اور یہ ہر جگہ نظر آتی ہے۔ جس کی چند مثالیں میں نے پیش کی ہیں۔ بے شمار مثالیں ہیں۔ اور غیر بھی اس زمانے میں اس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ کیرن آرمسٹرانگ نے لکھا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیشہ سادہ وسائل کو صحیح استعمال کرتے ہوئے اور قناعت سے پُر زندگی گزاری۔ اور اُس وقت بھی آپؐ سے اس نمونے کا اظہار ہوا جب آپؐ عرب کے طاقتور ترین سردار تھے۔ آپؐ کو ہمیشہ آسائشوں اور آرام دہ زندگی سے نفرت تھی اور اکثر ایسا ہوتا کہ آپ کے گھر میں کھانے کو بھی کچھ نہ ہوتا۔ آپ کے پاس کبھی ایک جوڑے کپڑے سے زیادہ ایک وقت میں نہ ہوا۔ اور جب کبھی آپ کے صحابہ نے آپ کو بعض مواقع پر اعلیٰ لباس پہننے کو کہا (موقع کی مناسبت سے) تو آپ نے ہمیشہ انکار کیا بلکہ عام سادہ کھدر کے لباس کو ترجیح دی جو ہر معمولی آدمی پہنتا تھا۔ جب کبھی آپ کو تحائف اور مال غنیمت آیا آپؐ نے اسے غریبوں میں تقسیم فرما دیا۔ (اور آگے وہ لکھتی ہیں یہ سارا انہی کا بیان ہے) اور حضرت عیسیٰؑ کی طرح آپ مسلمانوں کو کہا کرتے تھے کہ غریب اور مسکین آدمی امراء سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔

اسی طرح بعض اور منصف مزاج عیسائیوں نے آپؐ کو اس طرح کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا آپ کی یہ سادگی مسکینی اور قناعت اتنی واضح تھی کہ اس کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں۔

تو اللہ تعالیٰ ہمیں .... یہ توفیق دے کہ آپؐ کے اس اسوہ پر عمل کرتے ہوئے سادگی اور قناعت کو اپنائیں۔ ایک ایک حدیث میں کئی کئی پیغام ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ ہمارے سامنے اُسوہ ہیں، آنحضورؐ نے جن پر عمل کر کے دکھایا یہ نمونے قائم فرمائے۔ یہ ہمارے عمل کے لئے ہیں، ہماری بہتری کے لئے ہیں۔ صرف سننے کے لئے اور کہانیوں کے لئے نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

غزل

''دھوپ بھی روک لی دیوار کو اونچا کر کے''
بڑھ گئی دل کی تپش سائے کو لمبا کر کے

بارشِ لطف و کرم ہو گی یقیناً اے دوست
دیکھ بادیدۂ نم عرضِ تمنا کر کے

تھا وہ اِک قطرہ جو مظلوم کی آنکھوں سے گرا
کس نے طوفان بنایا اسے دریا کر کے

آپ کی یادوں سے آباد تو تھی ہجر کی شب
اس کو ویران کیا کس نے سویرا کر کے

ان سے مانگا تھا فقط ان کو، یہ مجبوری تھی
کھو دیا ہم نے وقار اپنا تقاضا کر کے

مل ہی جائے گا یہیں چشمۂ حیواں لیکن
اور زخم دلِ بیتاب کو گہرا کر کے

یہ الگ بات کہ وہ عیسیٰ نفس ہیں لیکن
کوئی دکھلائے مرے غم کا مداوا کر کے

ان کے نقشِ کفِ پا تک بھی پہنچ سکتے ہیں
ہاں مگر عزم کو ہمدوشِ ثریا کر کے

یوں تو ہر ذرہ میں حسن ان کا نمایاں ہو گا
کاش دیکھے کوئی وا دیدۂ بینا کر کے

کس طرح کِھل کے کلی پھول ہوا کرتی ہے
تم دکھاؤ لبِ خاموش کو گویا کر کے

خوں کا اک قطرہ بھی ہے جسم میں باقی جب تک
آنکھ چھوڑے گی اسے گوہرِ یکتا کر کے

حسن خود ہو گا پرستار محبت اک دن
کام دکھلائیں گے ہم یہ بھی انوکھا کر کے

اک عجب دولت تسکین و رضا پائی ہے
جان و دل ہم نے نثارِ شہِ بطحاؐ کر کے

پھر یہ کہنا کہ مرے دل کو کرو آباد
پہلے اندازۂ ویرانیِ صحرا کر کے

آپ کی بزم کی رونق تھا کبھی اس کا وجود
کیا ملا آپ کو محمودؔ کو تنہا کر کے

محمود الحسن

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

آئندہ چند ماہ تک پرائمری کلاس سے لے کر انٹرمیڈیٹ لیول تک کے امتحانات ہونے والے ہیں اس لئے سیکرٹریان تعلیم سے درخواست ہے کہ ان کلاسز میں زیرتعلیم طلبہ سے مستقل انفرادی رابطہ رکھیں اور ان کیلئے دعا بھی کریں اور اگر ان کو کسی مشکل کا سامنا ہو تو اس کو لوکل لیول پر حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس سلسلہ میں جماعت میں قائم تعلیمی کمیٹی سے بھی مدد لی جائے جس میں آپ کے علاوہ انصاراللہ، لجنہ اماءاللہ اور خدام الاحمدیہ کا بھی ایک ایک نمائندہ ہو نیز مزید راہنمائی کیلئے نظارت تعلیم سے مستقل رابطہ بہت ضروری ہے۔

سیکرٹریان تعلیم سے خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ سیکرٹریان وقف نو سے مستقل رابطہ رکھیں اور وقف نو بچوں اور بچیوں کے حوالہ سے جو تعلیمی مسائل سامنے آ رہے ہیں ان کو نظارت تعلیم کی طرف سے دی گئی ہدایات کی روشنی میں حل کریں اور انفرادی رابطہ ضرور رکھیں۔

نظارت تعلیم کی طرف سے تمام سیکرٹریان تعلیم کو ماہوار رپورٹ فارم کا نمونہ ارسال کیا گیا تھا اس سلسلہ میں تحریر ہے کہ یہ رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے مقررہ فارم پر ارسال کرنا بہت ضروری ہے۔ تاکہ تمام سیکرٹریان تعلیم سے نظارت کا مستقل رابطہ ہو۔ سوائے چند اضلاع کے باقی اضلاع کی باقاعدہ رپورٹس موصول نہیں ہو رہیں۔ بار بار یاددہانی بھی کروائی جاتی ہے لیکن پھر بھی بیداری پیدا نہیں ہو رہی۔ اللہ تعالیٰ ہماری سستیوں کو دور فرمائے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(نظارت تعلیم)

ملازمت کے مواقع

پاکستان ہائیرایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کو اکاؤنٹنٹ، کیشیئر، سینئر کیشیئر، کمپیوٹر آپریٹر، سٹینو ٹائپسٹ، اسسٹنٹ اور ڈرائیورز درکار ہیں۔ تفصیل کیلئے 18 جنوری 2006ء کا اخبار "جنگ" ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

درخواست دعا

مکرم عبدالباری بلوچ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم عبدالرزاق خان صاحب بلوچ محلہ دارالنصر وسطی ایک ہفتہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں لاہور نیشنل ہسپتال ڈیفنس سوسائٹی میں زیرعلاج ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی اور درازی عمر کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم چوہدری فضل احمد خاں صاحب افسر خزانہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی مکرمہ طاہرہ مریم صاحبہ اہلیہ مکرم سلیم اللہ خاں صاحب آف جرمنی کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے یکم ستمبر 2005ء کو نوازا ہے۔ بچے کا نام کریم عبداللہ رکھا گیا ہے اور وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم حمید اللہ صاحب سندھی آف دارالرحمت شرقی کا پوتا ہے احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

مکرم راجہ فاضل احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم راجہ منصور احمد صاحب برمنگھم کو 25 دسمبر 2005ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام ادیب مسعود احمد تجویز ہوا ہے۔ بچہ مکرم محمد سلیم صاحب آنریری مجسٹریٹ لمنگٹن یوکے کا نواسہ ہے۔ جبکہ مکرم راجہ منصور احمد صاحب محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور سابق پرائیویٹ سیکرٹری کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی پاکیزہ زندگی عطا فرمائے اور والدین کیلئے قرۃالعین بنائے۔ آمین

مکرم شمیم احمد محمود صاحب جوہر ویو سکیم نیو کیمپس روڈ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم شجر احمد صاحب ٹورانٹو کو مورخہ 6 نومبر 2005ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ثمرہ شجر عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم احمد دین صاحب آف ٹورانٹو کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ارشاد احمد ورک صاحب ایڈووکیٹ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل ورحم سے خاکسار کے بیٹے مکرم استفاد مہدی ورک صاحب لندن کو مورخہ 7 اکتوبر 2005ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو کہ خاکسار کا پہلا پوتا ہے۔ نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے انتصار احمد عطا فرمایا ہے جو کہ مکرم چوہدری محمد خان ورک صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بیداد پوروکاں ضلع شیخوپورہ اور چوہدری ناصر احمد صاحب ذیلدار آف دولم کاہلواں ضلع سیالکوٹ کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی اور برکت والی لمبی زندگی عطا فرماوے اور والدین کیلئے قرۃالعین ہو۔ آمین

وصیت ایمان کا معیار ہے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

بے شک ہماری جماعت پر بہت بوجھ ہے اور وہ بہت کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرتی ہے۔ مگر جماعت نے ہی سارا بوجھ اٹھانا ہے غیروں سے تو ہم نے کچھ لینا نہیں۔ میں نے ابھی کہا ہے کہ ہماری جماعت نے بہت بوجھ اٹھایا ہوا ہے لیکن جماعت کی مجموعی حالت کو دیکھ کر میں کہہ سکتا ہوں کہ ہماری جماعت نے ابھی اتنی مالی قربانی نہیں کی جتنی پہلی جماعتیں قربانی کرتی رہی ہیں۔ میں نے روم میں وہ مقام دیکھا ہے جہاں حضرت مسیح علیہ السلام کے ماننے والے اپنے دشمنوں کی سختیوں اور ظلموں سے بچنے کے لئے رہے۔ بیس میل کے قریب وہ مقام لمبا ہے۔ وہاں عیسائی اپنے گھر بار مال و اموال چھوڑ کر چلے گئے تھے اور وہ فاقے پر فاقے اٹھاتے تھے۔ سورہ کہف میں ان کا نام اصحاب کہف والرقیم رکھا گیا ہے۔ ہم چند گھنٹے کے لئے وہاں گئے۔ مگر کئی دوست وہاں ٹھہرنا برداشت نہ کر سکے حالانکہ وہ لوگ وہاں کئی سال تک دقیانوس کے وقت رہے۔ وہ نہایت تنگ و تاریک گیلی مٹی کے غار ہیں سرکاری فوجوں نے ان میں سے جن کو وہاں مارا ان کی قبریں بھی وہیں بنی ہوئی ہیں اور ان پر کتبے لگے ہیں کہ یہ فلاں وقت مارا گیا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے خدا کے لئے سب کچھ چھوڑ دیا تھا اور ایسی ایسی تکلیفیں برداشت کی تھیں جن کا خیال کرکے اب بھی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ ...... حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔ جو وصیت نہیں کرتا وہ منافق ہے اور وصیت کا کم از کم چندہ 1/10 حصہ مال کا رکھا ہے جس میں عام چندہ جو وقتاً فوقتاً کرنا پڑے شامل نہیں۔ مگر ہماری جماعت اس وقت اپنی آمد کا 1/16 حصہ چندہ میں دیتی ہے اور بعض یہ بھی نہیں دیتے بلکہ اس سے کم شرح سے دیتے ہیں اور بعض بالکل ہی نہیں دیتے مگر باوجود اس کے کہا جاتا ہے ہم پر بڑا بوجھ پڑا ہوا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ جو کام کرنے کا ہم نے تہیہ کیا ہے وہ کتنا بڑا ہے۔ اب جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم پر بڑا بوجھ پڑ گیا ان کی حالت اس شخص کی سی ہے جو ہاتھی اٹھانے کے لئے جائے اور جب اٹھانے لگے تو کہے یہ تو بڑا بوجھ ہے یا اس شخص کی سی ہے جو اپنے ہاتھ میں آگ کا انگارا پکڑنا چاہے اور پھر کہے اس سے تو ہاتھ جلتا ہے۔ پس جو قوم یہ کہتی ہے کہ وہ دنیا کو اس طرح اڑا دینے کی کوشش کر رہی ہے جس طرح ڈائنامیٹ پہاڑ کو اڑا دیتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ڈائنامیٹ کی طرح پھٹ کر اپنے آپ کو تباہ کرلے۔ کیا کبھی بارود خود قائم رہ کر کسی چیز کو اڑا سکتا ہے؟ یا ڈائنامیٹ اپنے آپ کو تباہ کئے بغیر کوئی تغیر پیدا کرسکتا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو تمہیں اسی طرح کرنا پڑے گا۔ اگر تم تھوڑے سے ہو کر دنیا کو فتح کرنا چاہتے ہو تو ڈائنامیٹ بن کر ہی فتح کر سکتے ہو کیونکہ تھوڑا سا ڈائنامیٹ ہی ہوتا ہے جو ایک بڑے خطہ کو تہہ و بالا کر دیتا ہے اور اس کے یہ معنے ہیں کہ ہم دنیا کو اڑانے سے پہلے آپ اڑ جائیں گے۔ کیا یہ حالت تم میں پیدا ہوگئی ہے اور اس درجہ تک تم پہنچ گئے ہو؟ اگر نہیں تو ساری دنیا کو فتح کرنے کا ارادہ رکھتے ہوئے کس طرح کہہ سکتے ہو کہ تم پر بہت بوجھ پڑ گیا تم میں سے ہر ایک کو اپنی حالت پر غور کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ اس نے اس مدعا اور مقصد کے پورا کرنے میں کس قدر سعی اور کوشش کی ہے جو ہر ایک احمدی کا اولین فرض ہے اور جس کے لئے وہ پیدا ہوا ہے۔ اگر اس بات کو مدنظر رکھ کر تم اس بوجھ کو دیکھو گے جسے تم نے اس وقت تک اٹھایا ہے تو معلوم ہوجائے گا کہ وہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ تم میں سے سارے کے سارے ایسے ہیں جنہیں اس بات کا احساس نہیں کہ وہ کس مقصد اور مدعا کو لے کر کھڑے ہوئے ہیں اور اس کے لئے کس قدر سعی اور کوشش کی ضرورت ہے۔ بڑے بڑے مخلص بھی ہیں۔ ایک دوست جن کی تنخواہ ساٹھ روپے ماہوار ہے انہوں نے اپنی آمدنی کے 1/3 حصہ کی وصیت کی ہوئی ہے یعنی بیس روپے ماہوار چندہ دیتے ہیں۔ جب چندہ خاص کی تحریک ہوئی تو اس میں انہوں نے تین ماہ کی تنخواہ دے دی اور اس طرح وہ مقروض ہوگئے۔ اس پر انہوں نے خط لکھا کہ کیا میں قرضہ ادا ہونے تک 1/10 حصہ آمد کا چندہ میں دے سکتا ہوں مگر اس سے 6،5 دن بعد ان کا خط آگیا کہ مجھے پہلا خط لکھنے پر بہت افسوس ہوا۔ میں اپنی آمد کا 1/3 حصہ ہی چندہ میں دیا کروں گا۔ تو ایک حصہ جماعت کا ایسے مخلصین کا بھی ہے اور یہ بڑا حصہ ہے مگر میں باقیوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بھی ایسے ہی بنیں اور ہماری تو یہ حالت ہونی چاہئے کہ ایک قطرہ بھی ہمارے اپنے لئے نہ ہو بلکہ ہمارے لئے وہی رہنا چاہئے جو ہمارا نہیں رہا۔ یعنی جان بچانے، ستر ڈھانکنے کے لئے جو خرچ ہو وہ کیا جائے باقی سب کچھ خدا کے لئے سمجھا جائے۔ دیکھیں آپ لوگ جماعت میں داخل ہوکر جو وعدہ کرتے ہیں وہ کتنا بڑا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہماری جان، ہمارا مال، ہماری عزت، ہماری آبرو، ہمارا آرام، ہماری آسائش، ہماری دولت، ہماری جائیداد غرضیکہ ہمارا سب کچھ خدا کا ہو گیا۔ یہ بیعت کے معنے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ میرا ہے وہ میرا نہیں بلکہ خدا ہی کا ہے۔

(انوار العلوم جلد 9 ص 166)

خبریں

قومی اخبارات سے

ایرانی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کی دھمکی

اسرائیل کے وزیر دفاع اور آرمی چیف نے کہا ہے کہ ایران کی ایٹمی صلاحیت برداشت نہیں کرینگے۔اور ایرانی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کر دیا جائے گا۔ایرانی ترجمان نے کہا ہے کہ اسرائیل کو تباہ کن جواب دیا جائے گا۔مغربی ممالک اسرائیل کو لگام دیں۔ ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے کا فرانسیسی بیان ایٹمی قوتوں کے حقیقی عزم کا آئینہ دار ہے۔

کوئی طاقت ہمیں دھمکا نہیں سکتی

وزیر اعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ کوئی طاقت پاکستان کو دھمکا نہیں سکتی۔ ہم واضح ایٹمی طاقت ہیں ۔ پرامن ایٹمی توانائی کا حصول ایران کا حق ہے۔

ریڈ کراس کا ہیلی کاپٹر لاپتہ

پاکستان کے زلزلہ زدہ علاقوں سے ترکمانستان جاتے ہوئے ریڈ کراس کا ہیلی کاپٹر لاپتہ ہو گیا ہے۔اس میں عملے کے 7۔ارکان سوار تھے۔

بلوچستان میں 19 ہلاک

بلوچستان کے علاقہ ڈیرہ بگٹی میں سیکیورٹی فورسز اور شرپسندوں کے درمیان جھڑپیں جاری ہیں اور گزشتہ دو دنوں میں 19۔افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔شہر پر شرپسندوں نے 5 سو راکٹ برسائے سرکاری عمارتوں کو نقصان پہنچا۔

بھارت پسندیدہ ترین ملک

وزارت صنعت وتجارت نے بھارت کو پسندیدہ ترین ملک قرار دینے کی سفارش کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے ملکی صارفین کو سستے داموں اشیاء کی فراہمی ہو سکے گی۔ آزاد تجارت سے سمگلنگ کا خاتمہ ہو گا۔ بھارت بہترین شراکت دار ثابت ہو سکتا ہے۔

قدرتی آفات نے تمام ریکارڈ مات کر دیئے

سائنس دانوں کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ قدرتی آفات نے تمام ریکارڈ مات کر دیئے ہیں ۔35 برسوں میں طوفانوں کی تعداد میں 80 فیصد اضافہ ہو گیا ہے۔ 20 برس کے دوران دنیا میں آنے والے طوفانوں کی تعداد فی سال 100 سے بڑھ کر 300 ہو گئی ہے۔2005ء کے دوران 26 طوفان آئے۔سمندری طوفان زیادہ تر توانائی گرم پانیوں سے حاصل کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے ساحلی علاقوں کے قریب فیکٹریوں کا قیام ہے۔ فیکٹریوں سے خارج ہونے والی گیس آبی ماحول کو شدید متاثر کرتی ہیں۔ان گیسوں میں 60 فیصد کمی ناگزیر ہے۔

صدر مشرف کا تین ملکی دورہ

صدر جنرل پرویز مشرف متحدہ عرب امارات ناروے اور سوئٹزرلینڈ کے ایک ہفتے کے دورہ پر دبئی پہنچے اور شیخ مکتوم بن راشد کی وفات پر نئے حکمران شیخ محمد بن راشد المکتوم سے تعزیت کی۔

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو کے والد مکرم ریاض احمد ساہی صاحب آف سیالکوٹ کا جگر کا آپریشن سیالکوٹ کے مقامی ہسپتال میں مورخہ 22 جنوری 2006ء کو کامیابی سے ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

ہیپاٹائٹس بی کی ویکسین

مورخہ 25 جنوری کو فضل عمر ہسپتال میں ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کیلئے ویکسین لگائی جارہی ہے۔اس کے علاوہ پچھلے سال جنوری 2005ء میں لگائی جانے والی ویکسین کی بوسٹر ڈوز (Booster Dose) بھی لگائی جائے گی۔ اگر بوسٹر ڈوز نہ لگوائی گئی تو پچھلے تمام ٹیکوں کا اثر زائل ہو جائے گا۔احباب استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

ربوہ میں طلوع وغروب 24 جنوری 2006ء

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:04
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:37

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم سرما : صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH Shop:047-6213649Res:6211649

طالب دعا: محمود
ماشاءاللہ گیزر
اعلیٰ کوالٹی کے بھاری چادر کے گیزر
لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ سیل اینڈ سروس
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

گجر پراپرٹی سنٹر
فون آفس: 047-6215857
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0301-7970410-0300-7710731

عثمان الیکٹرونکس اینڈ موبائل کارنر
042-7353105
ہر کمپنی کے موبائل، یونیورسل چارجر Universal Sim`Connections کو رزارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں
1-لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: ذیشان قمر
Email:ucpak@hotmail.com

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510- 049-44231/3

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر:۔فریج، ایئر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
ہم آپ کے منتظر ہونگے
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
فون: 7223347-7239347-7354873

پلاٹ، کوٹھیاں، رقبہ جات، لاہور، گوادر وغیرہ۔
علی اسٹیٹ
ALi EXPORT & IMPORT
Rice & Bed sheets
SHAHKAR TRADERS.
HEAD OFFICE:459-G4,
JOHAR TOWN,LAHORE
TEL:92-42-5028290-91-5302046
Germany:tel 00496155823270
E-mail:alishahkar5@yahoo.com
پروپرائٹر: چوہدری محمود احمد
0300-4358976-0301-4025121

پاکستان الیکٹرونکس
سپیشل شادی پیکج
RS:49900/-
سپیشل آفر:۔موٹر سائیکل کے ساتھ خوبصورت ہیلمٹ فری۔خوبصورت دیدہ زیب طاقتور اور پائیدار
راوی موٹر سائیکل
70CC نقد اور آسان اقساط میں دستیاب ہے
1 سالہ وارنٹی کے ساتھ
آپ کا اعتماد ہماری پہچان
پاکستان بھر میں ڈیلیوری کا بندوبست موجود ہے۔(ویزا کارڈ کی سہولت موجود ہے)
042-5124127
042-5118557
Mob:0300-4256291
طالب دعا: منصور احمد ساجد (ساجد جنرل سیلز منیجر PEL)
ایڈریس C1/26/2 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

C.P.L 29-FD

IELTS/TOEFL/German Language
Do you want to get higher education in foreign Universities?
If yes then join classes for IELTS/TOEFL/German, O/A level math.
Hostel Facility for the students of other cities especially from Rabwah
Education concern ®
Mr. Farrukh luqman Mr. Muhammad Nasr-Ullah Dogar
829-C Faisal Town Lahore Pakistan
Office:042-5177124/5201895: Fax:042-5201895
Mobile: 0301-4411770/0303-6476707/0300-4721863/0333-4696098
Email: edu_concern@cyber.net.pk URL:www.educoncern.tk